تذکرہ علامہ محمد نور قادری چکوالی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی

پیشکش مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

عالم ربانی، خلیفہ اعلیٰ حضرت کے تعارف پر مشتمل مختصر تحریر

تذکرہ
علامہ محمد نور قادری چکوالی

مصنف

رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے،
ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا
رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب	:	تذکرہ علامہ محمد نور قادری چکوالی رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف	:	رکن شوریٰ ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری
صفحات	:	29
اشاعتِ اول	:	فروری 2026

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
عرضِ مؤلف	4
تذکرۂ قاضی محمد نور قادری چکوالی	6
تِری جب کہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی	6
ولادت	9
علمی خاندان کے چشم وچراغ	9
تعلیم وتربیت	10
بغداد شریف کا سفر	11
حرمین شریفین میں حاضری	11
حرمین شریفین سے واپسی	15
بیعت واجازت	15
علمی مقام اور علما سے روابط	18
سیرت وعادات	20
خدمات دین، تصنیف وتالیف	21
شادی واولاد	22
وفات ومدفن	23
علامہ محمد نور قادری صاحب کے مزار پر حاضری کے احوال	25
ماخذ ومراجع	28

www.dawateislami.net

عرضِ مؤلف

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا قاضی محمد نور قادری چکوالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حالاتِ زندگی اور علمی و روحانی خدمات کے حوالے سے راقم الحروف فقیر قادری عفی عنہ نے 8 جمادی الاولیٰ 1442ھ مطابق 24 دسمبر 2020ء کو ایک مفصل اور تحقیقی مقالہ تحریر کیا تھا جو ماہنامہ معارفِ رضا کراچی کے شمارہ جمادی الثانی تا شعبان المعظم 1442ھ مطابق جنوری تا مارچ 2021ء میں صفحہ 30 تا 40 پر "اعلیٰ حضرت کے ایک خلیفہ" کے عنوان سے شائع ہوا۔

مزید براں، جنوری 2021ء میں اسی موضوع پر ایک مضمون ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" میں بعنوان "خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی قاضی محمد نور قادری" بھی شائع کیا گیا۔

بعد ازاں پیر زادہ عابد حسین آف چکوال کی جانب سے چند علمی تصحیحات اور مفید مشورے بھی موصول ہوئے۔ چنانچہ،

- ان آرا کی روشنی میں اصل تحریر پر نظرِ ثانی کی گئی۔
- بعض مقامات پر ضروری ترامیم و اضافے کیے گئے۔

اب اسے باقاعدہ نظرِ ثانی شدہ صورت میں "تذکرۂ قاضی محمد نور قادری چکوالی" کے عنوان سے مستقل رسالے کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

اس رسالے کی کمپوزنگ اور بنیادی تحقیقی کام راقم نے خود انجام دیا ہے، جبکہ دیگر اشاعتی مراحل مولانا ابرار اختر القادری عطاری صاحب نے بحسن وخوبی سرانجام دیے، جس پر راقم ان کا تہِ دل سے ممنون وسپاس گزار ہے۔

اللہ پاک اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے اہلِ علم و محبت کے لیے نافع بنائے۔ آمین

راقم الحروف فقیر قادری

ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی عفی عنہ

فروری2026ء

www.dawateislami.net

علامہ محمد نور قادری چکوالی

تِری جب کہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی

محرّمُ الحرام 1331ھ کی ایک مبارک شب تھی، ایک صالح جوان، صاحبِ بصیرت عالم دین مدینہ شریف میں محوِاستراحت (یعنی سورہے) تھے، خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، حضراتِ شیخین کریمین یعنی حضرت ابو بکر صدیق (1) اور حضرت عمرفاروقِ اعظم (2) رضی اللہ عنہما جلوہ فرما ہیں، تھوڑی دیر بعد حضراتِ شیخین تشریف لے جاتے ہیں، یہ تنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس رہ جاتے ہیں، آگے بڑھ

---

1 امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بنو تمیم کے چشم و چراغ، قریش کی مقتدر شخصیت، اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ، سفر و حضر میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے رفیق اور مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ ولادت واقعۂ فیل کے تقریباً ڈھائی سال بعد مکّہ شریف میں ہوئی۔ 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ہجری کو مدینہ منوّرہ میں وِصال فرمایا اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے۔(تاریخ الخلفاء، ص21 تا66)

2 امیرُالمؤمنین حضرت ابو حفص عمرفاروقِ اعظم عدوی قرشی رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعۂ فیل کے 13سال بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ دورِ جاہلیت میں علمِ انساب، گھڑسواری، پہلوانی اور لکھنے پڑھنے میں ماہر اور قریش کے سردار و سفیر تھے، اعلانِ نبوت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، دینِ اسلام کی مؤثر شخصیت، قاضیِ مدینہ، قوی و امین، مبلغ عظیم، خلیفہ ثانی، پیکرِ زہد و تقویٰ، عدل و انصاف میں ضربُ المثل اور عظیم منتظم و مدبر تھے۔ آپ کے ساڑھے 10سالہ دورِ خلافت میں اسلامی حدود تقریباً سوا22 لاکھ مربع میل تک پھیل گئیں۔ آپ نے یکم محرم 24ھ کو مدینہ شریف میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔(تاریخ الخلفاء، ص86 تا117...العبر فی خبر من غبر، 1/20)

www.dawateislami.net

کر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مبارک ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے چلنے لگتے ہیں اور عقائد سے متعلق یکے بعد دیگرے تین سوالات عرض کرتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہر سوال کے بعد انہیں جواب عطا فرما کر آخر میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو احمد رضا خاں کہتے ہیں وہ حق وصِدق (سچ) ہے۔

یہ خواب دیکھنے والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ [1] سے اتنا متاثر ہوئے کہ مدینہ شریف میں ہی نیت کرلی کہ میں اعلیٰ حضرت کے پاس بریلی شریف [2] ضرور جاؤں گا اور آپ کی زیارت کروں گا۔ [3]

---

❶ اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1272ھ کو بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجع خاص وعام ہے۔ آپ حافظ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، تاجدار فقہاو محدثین، مصلح امت، نعت گو شاعر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجع علمائے عرب وعجم اور چودہویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33 جلدیں)، جد الممتار علی رد المحتار (7 جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائق بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص1، مکتبۃ المدینہ... تاریخِ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص282، 301)

❷ بریلی (Bareilly): یہ بھارت کے صوبے اتر پردیش میں واقع ہے، دریائے گنگا کے کنارے یہ ایک خوبصورت شہر ہے۔ دریا کی خوشگوار فضا نے اس کے حسن میں موثر کردار ادا کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش ووفات یہیں ہوئی، اس لیے یہ شہر آپ کی نسبت سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔

❸ علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ص 111

www.dawateislami.net

پھر جب آپ ہند آئے تو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، شرفِ تلمذ حاصل کرکے اجازتِ حدیث اور سلسلۂ قادریہ رضویہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے۔[1] یہ عظیم ہستی ضلع چکوال (پنجاب، پاکستان)[2] کے گاؤں اوڈھروال[3] اور چکوڑہ[4] کے علامہ قاضی محمد نور قادری صاحب ہیں۔ جن کا مختصر تذکرہ آنے والی سطور میں ملاحظہ کیجئے:

---

❶ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص120

❷ چکوال پاکستان کے صوبے پنجاب کے شمالی حصے میں دار الحکومت اسلام آباد سے جانب جنوب 122 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ آثار قدیمہ کی جنت ہے، یہاں دو کروڑ 20 لاکھ پرانے آثار بھی دریافت ہوئے ہیں، موجودہ چکوال شہر آٹھویں صدی عیسوی میں ماسٹر منہاس قوم نے آباد کیا۔ انگریزی دور میں یہ ضلع جہلم کا حصہ تھا۔ 1985 میں اسے ضلع کا درجہ دے دیا گیا۔ اس وقت ضلع چکوال 6524 مربع کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے، یہ پانچ تحصیلوں (چکوال، کلر کہار، چوآسیدن شاہ، تلہ گنگ اور لاوہ) اور 68 یونین کونسلوں پر مشتمل ہے، یہاں کی ایک تعداد پاک فوج میں ملازم ہے، یہاں کی ریوڑیاں بہت مشہور ہیں، مشہور نعت گو شاعر خالد محمود مرحوم کا تعلق بھی چکوال سے ہے، ان کی وہ نعت جس کا مطلع ہے: یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے، بہت مقبول ہے، موجودہ آبادی تقریباً ایک لاکھ ہے۔ (نگر نگر پنجاب 131 تا 136) راقم کے سسرال ملوٹ (تحصیل کلر کہار ضلع چکوال) کے رہنے والے ہیں۔

❸ اوڈھروال (Odherwal) تحصیل چکوال کا قصبہ ہے، شہر چکوال سے جانب مغرب ساڑھے چار کلو میٹر فاصلے پر ہے۔ 13ویں اور 14ویں صدی ہجری میں یہ دینی علوم وفنون حاصل کرنے کا مرکز تھا۔

❹ چکوڑہ (Chakora) ضلع چکوال کی یونین کونسل اوڈھروال میں چکوال شہر سے جانب مغرب ڈیڑھ میل برلب تلہ گنگ روڈ واقع ہے۔ جب 1985ء میں چکوال کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو چکوڑہ میں غازی آباد کمپلیکس بنایا گیا جو جدید و قدیم طرزِ تعمیر کا مرقع ہے، یہ چکوال تلہ گنگ روڈ کے جنوبی کنارے

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

ولادت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، عالمِ ربّانی حضرت مولانا قاضی ابو الفخر محمد نور قادری سُنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 13 رجب 1307ھ مطابق 5 مارچ 1890ء موضع اوڈھروال کے ایک علمی کھوٹ قریش گھرانے میں ہوئی۔

والدِ گرامی حضرت مولانا قاضی عالم نور قریشی اور داداحافظ محمد سردار احمد قریشی رحمۃ اللہِ علیہما تھے۔ آپ کی ذاتی ڈائری میں تحریر کردہ خاندانی شجرے کے مطابق آپ کا سلسلۂ نسب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچاجان حضرت عباس رضی اللہ عنہ [1] سے جاملتا ہے۔[2]

علمی خاندان کے چشم وچراغ

آپ کا خاندان کئی پشتوں سے علم و فضل کا گہوارہ ہے، آپ کے داداجان حضرت علامہ حافظ محمد سردار احمد قریشی صاحب بحر العلوم حافظ محمد عظیم پشاوری [3] رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، جیّد عالمِ دین، محقق و مدقّق اور استاذُ العلماء تھے۔ شیخ طریقت خواجہ حافظ غلام نبی

واقع ہے۔(نگر نگر پنجاب، ص133)

❶ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچاجان حضرتِ ابو الفَضْل عبّاس ہاشمی قُرَشی مکّی رضی اللہُ عنہ عامُ الفِیل سے 3 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور 14 رجب 32ھ کو مدینہ منوّرہ میں وِصال فرمایا، تدفین جَنّتُ البَقِیع میں ہوئی۔(تاریخ مدینہ دمشق، 26/273، 379)

❷ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، 118

❸ بحرُ العلوم حضرت علّامہ حافظ محمد عظیم واعظ پشاوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت 1205ھ اور وِصال 24 جُمادَی الاُولیٰ 1275ھ کو ہوا، عَرَبی، فارسی، پَشتو اور پنجابی زبان میں عُبور رکھنے والے جَیّد عالمِ دین، واعظِ شِیریں بیان، نقشبندی بزرگ، استاذُ العلماء اور خطیب و امام جامع مسجد خواجہ مَعروف علاقہ گنج پشاور تھے۔(تذکرہ علماء ومشائخ سرحد، ص128 تا137)

www.dawateislami.net

للّٰہی[1]، عالمِ شہیر مولانا حافظ عبدُ الحلیم کریالوی[2] اور ان کے بیٹے مولانا عالم نور قریشی رحمۃ اللہ علیہم آپ کے ہی شاگرد ہیں۔[3]

تعلیم وتربیت

کمزور بینائی کے باوجود آپ کو حصولِ علم کا بہت شوق تھا، والدِ گرامی حضرت مولانا قاضی عالم نور صاحب سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے علاقے کے جید علما سے استفادہ کیا۔ اترپردیش ہند بھی تشریف لے گئے، شاہجہانپور[4] اور دیگر شہروں میں علم دین حاصل کیا، آپ بہت ذہین وفطین تھے۔ دیگر علوم کے ساتھ ساتھ عربی زبان پر

❶ زبدۃ الکاملین حضرت مولانا خواجہ غلام نبی للّٰہی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1234ھ کو للہ شریف (تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم والد محترم، حضرت مولانا سردار احمد (چکوال) علامہ حافظ دراز محمد احسن پشاوری وغیرہ سے حاصل کی، مولانا خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری (قصور) سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہو کر خلافت سے سرفراز ہوئے، زندگی بھر درس وتدریس اور رشد وہدایت میں گزار کر 21 ربیع الاول 1307ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ عالیہ للہ شریف میں ہے۔ آپ حافظ قرآن، عالم باعمل، شیخ طریقت، صاحب کرامت بزرگ اور بانی خانقاہ للہ شریف ہیں۔ (تذکرہ اعلیٰ حضرت للّٰہی، ص65۔ تذکرہ اکابرِ اہلسنت، ص363)

❷ مولانا حافظ عبد الحلیم کریالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کریالہ (تحصیل وضلع چکوال) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ حافظ قرآن، مفتی زمانہ، خوش الحان مقرر اور صاحب تصنیف بزرگ تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے گہرے تعلقات تھے، ایک عرصہ تک ممبئی (ہند) میں خدمات دین میں مصروف رہے، ان کی ایک کتاب احتراز الصالحین عن شرور الفاسقین پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے 1301ھ میں ایک تقریظ بھی لکھی۔ (تقاریظ امام احمد رضا، ص80)

❸ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص118

❹ شاہجہاں پور (Shahjahanpur) بھارت کا ایک شہر ہے جو اترپردیش میں واقع ہے۔

www.dawateislami.net

کامل دسترس رکھتے تھے اور اپنے زمانے کے علمائے کرام سے عربی زبان میں مراسلت کیا کرتے تھے۔[1]

بغداد شریف کا سفر

شوقِ علم دین اور لقائے علما و مشائخ آپ کے بغداد شریف کے سفر کا باعث ہوا، وہاں حاضر ہوئے، اکابر علما و مشائخ سے استفادہ کیا اور اسناد حاصل کیں۔[2] تخمیناً یہ سفر 1328ھ یا 1329ھ کو ہوا۔

حرمین شریفین میں حاضری

شوال المکرّم 1329ھ مطابق اکتوبر 1911ء کو حرمین طیبین حاضر ہو کر حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ قطبِ مکہ مکرمہ، شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبد الحق صدیقی محدث الٰہ آبادی نقشبندی حنفی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ[3] سے جملہ علوم اور اَوراد و وَظائف کی اجازت حاصل کی۔ اس کے بعد تین سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے اور علمائے مدینہ سے خوب استفادہ کیا۔[4]

---

1. تاریخ الدولۃ المکیہ، ص 68
2. براہین قاطعہ، پس منظر، مندرجات، ردِ عمل، ص 47
3. شیخ الدلائل حضرت مولانا محمد عبد الحق صدیقی محدثِ الٰہ آبادی، نقشبندی حنفی مہاجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1252ھ ضلع نیوان الٰہ آباد (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 16 شوّالُ المکرَّم 1333ھ مکہ مکرمہ میں ہوا۔ آپ استاذُ العلماء، مفسرِ قراٰن، صوفیِ باصفا، قطبِ مکۂ مکرمہ، جامع علم و عمل، مقرّظِ حسامُ الحرمین اور اکابر علمائے اہلِ سنّت سے ہیں۔ متعدد تصانیف میں الاکلیل علی مدارك التنزیل مطبوع ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 6/186...انوارِ قطبِ مدینہ، ص 73، 189، 191)
4. تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 119

یہاں آپ ”صوفی“ کے لقب سے معروف تھے۔ آپ نے 1330ھ کو مدینہ شریف میں حضرت مولانا سیّد احمد علی رامپوری (1) اور حضرت مولانا کریم اللہ پنجابی (2) رحمۃ اللہ علیہما

---

❶ مولانا سید احمد علی رامپوری رحمۃُ اللہِ علیہ یوپی ہند کے رہنے والے تھے، آپ مدینہ شریف گئے تو وہیں رہائش اختیار کرلی، الدولۃ المکیۃ کے تقاریظ لینے میں کافی کوشش فرمائی، خود بھی عربی میں تقریظ لکھی، اعلیٰ حضرت سے رابطے میں رہتے تھے، ان کے کئی مکتوب شائع شدہ ہیں۔ (تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص64)

❷ مولانا کریم اللہ پنجابی رحمۃُ اللہِ علیہ عالم دین، علامہ عبد الحق مکی رحمۃُ اللہِ علیہ کے تلمیذ، صاحب طریقت اور خیر خواہ اہلسنت تھے، عقائد اہلسنت کے تحفظ واشاعت میں مخلص و متحرک ہونے کی وجہ سے مولانا کریم اللہ جانباز فی سبیل اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ موضع میانہ بور گی، ضلع چکوال کے رہنے والے تھے۔ آپ مشہور ولی اللہ شیخ عبد اللہ قادری دیوان حضوری سوہاوی کے چچا شاہ جمال کے خاندان سے تھے، آپ کا شجرہ نسب کچھ اس طرح ہے: کریم اللہ، نیک محمد، اسماعیل، محمد حفیظ، محمد امانت، محمد افضل، عبد الرزاق، بابا جی عبد القادر، عنایت اللہ، فتح اللہ، شاہ جمال، شاہ علاء الدین، ولی الدین، اسماعیل، حسام الدین، جنید الدین، زین الدین، قاسم شاہ، حمید الدین غزنوی، شیخ کہف، شیخ سعد الدین، شیخ قاضی، قطب شاہ، شیخ ابو اسحاق شامی، کاظم، شاہ عرب، مسلم شاہ، نجم الدین، احمد، شہاب الدین، محمد، ابراہیم حروقہ، حسن، عبید اللہ، حضرت عباس علم بردار بن مولیٰ علی بن ابو طالب۔ آپ نے میرپور کشمیر کے علمائے کرام بالخصوص حضرت مولانا محمد عبد اللہ المعروف پہاڑ والے سے علم دین حاصل کیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد میرپور شہر میں خدمات سرانجام دینے لگے۔ آپ صغر سنی میں خواجہ غلام محی الدین نقشبندی مجددی (باولی شریف ضلع جہلم) سے بیعت ہوئے اور عشق مرشد کی وجہ سے فیوض وبرکات سے مالامال ہوئے۔ چنانچہ آپ کے ایک مکتوب میں ہے: احقر سن صغر میں درزمرہ متوسلین قبلۂ عالم مرحوم مشمول ہوا تھا۔ احقر میں جس قدر پاسِ اہل سنت وجماعت کا ہے تمام توجہ عالیہ اعلیٰ حضرت مرحوم کی وجہ سے ہے۔ حج کے لیے حرمین طیبین کے لیے سفر کیا، شیخ الدلائل علامہ عبد الحق الہ آبادی مہاجر مکی سے شرف تلمذ پایا اور اجازات حاصل کیں، پھر مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے باب مجیدی کے باہر مقیم ہوگئے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

سے ملاقاتیں کیں، انہوں نے آپ کی دعوت بھی کی، ان حضرات نے انہیں اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ کے بعض مضامین سنائے جنہیں سن کر آپ خوش ہوئے۔

مولانا کریم اللہ صاحب نے انہیں تقریظ لکھنے کا کہا، آپ نے فرمایا کہ میں وطن لوٹ رہا ہوں وہاں جا کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بھی کروں گا اور اچھے انداز سے تقریظ بھی لکھوں گا۔[1] علامہ احمد علی صاحب نے علامہ شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ[2] کی

علامہ سید یوسف نبہانی نے آپ کے لیے الشیخ الفاضل، العالم الکامل والعامل، شیخ سید محمد یحییٰ کتبی شامی نے الاستاذ المحترم اور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان نے آپ کو الشیخ الصالح السعید کے القابات سے یاد کیا ہے۔ آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سے بھی عقیدت و محبت تھی، اعلیٰ حضرت کے لیے الامام الہمام المحقق، المدقق، سیدی وملاذی، مجدد ہذا الزمان کے الفاظ لکھے۔ اعلیٰ حضرت نے بھی ان کی محبت اور الدولۃ المکیہ کے لیے علمائے کرام سے تقاریظ کے لیے کوشش کا ذکر فرمایا ہے اور اعلیٰ حضرت کے حوالے سے آپ کا قول ذکر کیا ہے کہ میں سالہا سال سے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوں، ہندوستان سے ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں اہل علم، اہل اصلاح اور اہل تقویٰ سب ہوتے ہیں، انہیں دیکھا کہ وہ بلدِ مبارکہ کی گلیوں میں گھومتے ہیں کوئی ان کی طرف دھیان نہیں کرتا لیکن اعلیٰ حضرت کی مقبولیت کی عجیب شان دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علما و عظما آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں اور تعظیم بجالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ہی ہوا۔ (تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص65... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص221... گوجر خان کے سہروردی مشائخ، ص62، 63، 129، 130)

1 علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ص 111

2 عاشقِ رسول حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نَبہانی اَزْہَری رحمۃُ اللہِ علیہ شافعی فقیہ، صوفی، قاضی، شاعر اور کثیر کتب کے مصنف ہیں، سعادۃ الدارین، جامع کراماتِ اولیاء اور شواھد الحق مشہورِ زمانہ تصانیف ہیں، 1265ھ قصبہ اِجْزِم (نزد حیفا شمالی فلسطین) میں پیدا ہوئے، اوائلِ رَمَضان 1350ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک بیروت (لبنان) میں ہے۔ (شواھد الحق، ص3، 8)

www.dawateislami.net

کتاب جواہرُ البحار [1] اپنے دستخط کے ساتھ آپ کو عطا فرمائی۔جو جامع مسجد چکوڑہ میں موجود ہے۔[2]

---

❶ جواہر البھار فی فضائل النبی المختار سیرت مصطفیٰ پر عربی میں کتاب ہے، علامہ یوسف نبہانی نے پچاس سے زائد علمائے اہل سنت کی تحریرات کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ یہ مستقل ایک تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ پوری کتاب سیرت النبی، خصائص، شمائل، مغازی، فضائل النبی، معجزات، معاشرت، عشق مصطفیٰ، کمالات نبی جیسے عنوانات و مواد سے لبریز ہے۔ جواہر البھار کے اردو ترجمے کا بیڑا مولانا محمد انوار السلام قادری بانی مکتبہ حامدیہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور نے اٹھایا اور اس کی تین جلدیں شائع کیں۔ پھر بقیہ دو جلدیں اور مکتبہ حامدیہ رضویہ کی شائع شدہ تین جلدوں کو مکمل پانچ جلدوں میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے مارچ 2013 میں شائع کیا ہے۔
تفصیل یہ ہے: جلدوں کی ترتیب ضیاء القرآن والی رکھی ہے:
☆ پہلی جلد کا ترجمہ مولانا محمد صادق علوی نقشبندی نے 10 محرم 1398ھ میں مکمل کیا۔ مولانا انوار السلام قادری اور مولانا محمد رشید نقشبندی نے تصحیح کا کام کیا۔ اسی سال مکتبہ حامدیہ رضویہ نے شائع کی۔
☆ دوسری جلد کا ترجمہ مولانا احمد دین توگیروی چشتی نے کیا۔ ترجمہ کی تکمیل اور اشاعت کا سن تحریر نہیں۔
☆ تیسری جلد کا ترجمہ مولانا محمد صادق علوی نقشبندی نے 9 ربیع الاول 1420ھ میں مکمل کیا۔ غالباً مولانا احمد دین توگیروی نے تصحیح کا کام کیا۔
☆ چوتھی جلد کا ترجمہ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی نے 8 ربیع الاول 1395ھ میں مکمل کیا۔ مولانا عبد الحکیم اختر شاہجانپوری نے تصحیح کا کام کیا۔
☆ پانچویں جلد کا ترجمہ علامہ ذوالفقار علی چشتی نے غالباً 2013ء میں مکمل کیا۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے مارچ 2013 میں شائع کیا ہے۔

❷ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 119
جامع مسجد چکوڑہ میں مولانا احمد علی کے دستخط والی جواہر البحار کی موجودگی کی بات مولانا محمد نذیر قریشی صاحب نے مجھے فون پر بتائی۔

www.dawateislami.net

حرمین شریفین سے واپسی

ذیقعدۃ الحرام 1331ھ مطابق اکتوبر 1913ء میں نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بذریعہ خواب آپ کو حج کرنے اور اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حج سے پہلے آپ نے مدینہ شریف کو الوداع کہتے ہوئے ایک درد بھرا فراقیہ قصیدہ لکھا جو آپ کی ڈائری میں موجود ہے۔ وطن واپس آکر آپ کی مولانا کریمُ اللہ صاحب سے مراسلت جاری رہی، مگر اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ پر تقریظ لکھ سکے یا نہیں اس کی صراحت نہیں مل سکی۔ البتہ اس موضوع پر ایک مستقل کتاب النیرالوضی فی علم النبی تحریر فرمائی۔[1]

بیعت واجازت

ابتدائی عمر میں سلسلۂ چشتیہ کے شیخ طریقت سیّد صاحب کی صحبت یا بیعت کا شرف پایا۔[2] آپ کو آستانہ عالیہ قادریہ گیلانیہ بغداد شریف کے سجادہ نشین حضرت شیخ سیّد علی حیدر قادری گیلانی[3] سے بھی سندِ اجازت حاصل تھی۔

❶ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص119... تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص69

❷ علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ص110

❸ حضرت شیخ سیّد علی حیدر قادری گیلانی غوث الاعظم شیخ عبد القادر گیلانی کے خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ 1901ء میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی شیخ سید احمد گیلانی سے بیعت وخلافت پائی۔ بغداد میں ترک النسل خاتون سے شادی ہوئی جس سے چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ 21 سال کی عمر میں 1922ء میں اپنے چچا شیخ سید حسن گیلانی المعروف نقیب صاحب سے ملنے چار باغ، جلال آباد، افغانستان میں آئے، ان سے خلافت حاصل کی اور واپس بغداد چلے گئے، اگلے سال دوبارہ آئے اور یہاں مقیم ہوگئے، چچا کی صاحبزادی سے شادی کی، ان سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ غل زین زئی قبیلے کے لوگوں نے بیعت کی، 1927ء میں آپ کوئٹہ آگئے۔ 1935 تا 1937 کے دوران آپ پھر بغداد تشریف گئے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

حرمین طیبین سے واپسی پر بریلی شریف حاضر ہوئے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کر کے اجازت حدیث اور سلسلۂ قادریہ رضویہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے،[1] اعلیٰ حضرت نے آپ کو جو الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ کا نسخہ اپنے دستخط کے ساتھ عطا فرمایا وہ ان کے ورثا کے پاس محفوظ ہے۔

اس پر علامہ محمد نور قادری صاحب کی یہ تحریر ہے:

یقول الفقیر کان اللہ تعالی له ان أوّل إجازتی فی ھذہ الإجازات المتینة قول مولانا و شیخنا صاحب الحجة القاھرة مؤید الملة الطاھرة مؤلّف التألیفات النافعة عالم أھل السنّة والجماعة نخبة أھل العلم والعرفان الشیخ المفسر المحدّث الفقیه الحافظ الحاج أحمد رضا خان البریلوی عاشق النبی الآمر(صلی اللہ تعالی علیه وعلی آله وسلم)سلمه ربه القوی بسم اللہ الرحمن الرحیم.فی ص ۱۲ الی قوله: وھو یرید العدوان من بعد فی ص۱۳۔ وبعدہ قوله: یا مولانا الفاضل الحسن الشمائل ص۱۷۔لکن...الجلیلة أی: قول الی...و آخر کل...اتفقت العبارات...منھا وغیرھا الی قوله آخر الاجازة والحمدللہ رب العالمین ص۲۳.

1948ء میں پاکستان واپس آتے ہوئے بحرین میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار بغداد میں ہے۔ کوئٹہ میں آپ کے بیٹے صاحبزادہ پیر سید زین الدین آغا گیلانی بغدادی (پیدائش 1933ھ،وفات 22اگست 2006) نے رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کا شجرہ سلسلہ اس طرح ہے: شیخ سید علی قادری، شیخ احمد قادری، شیخ علی قادری، شیخ عبد القادر قادری، شیخ ابو بکر، شیخ اسماعیل، شیخ عبد الوہاب، شیخ نورالدین شیخ محمد درویش، شیخ حسام الدین، شیخ ابو بکر، شیخ یحییٰ، شیخ نورالدین، شیخ ولی الدین، شیخ زین الدین، شیخ شرف الدین، شیخ شمس الدین، شیخ محمد الہتاک، شیخ عبد العزیز، غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی۔

(گجر خان کے سہروردی مشائخ، ص475،476)

1. تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص119... تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص69

www.dawateislami.net

منها وقد أجزت بها وبكلّ ما أجازني به مولانا الشيخ العارف محمد عبد الحق المكى وغيره من المشائخ رحمهم الله المنعم وكلّ من كان أهلاً لذلك من أولادى وأقاربى بشرطها المذكور فى محلّه، ربنا تقبل منّا إنّك أنت السميع العليم وصلّى الله تعالى وسلّم وعلى سيّدنا محمد وآله الكريم. كتبه بقلمه الفقير إلى مولاه محمد نور السنّى الحنفى القادرى ساكن أوهڈروال ضلع جهلم، كان الله تعالى له بمحمد النبى الآمر صلّى الله تعالى عليه وآله وسلّم يوم الأربعاء ۲۳ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ

یعنی فقیر (اللہ پاک اس سے راضی ہو) کہتا ہے کہ ہمارے سردار اور شیخ، دلائلِ قاہرہ دینے والے، پاکیزہ دین کے مددگار، لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی کتابوں کے مصنف، اہل سنّت وجماعت کے عالم، اہلِ علم ومعرفت میں ممتاز، مفسر، محدث، فقیہ، حافظ، حاجی احمد رضاخان بریلوی، نیکیوں کا حکم فرمانے والے اور برائیوں سے روکنے والے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سچے عاشق، اللہ پاک انہیں سلامت رکھے۔ انہوں نے اپنی اس کتاب "الاجازات المتینہ" میں مجھے پہلی اجازت ان مقامات پر ان الفاظ سے دی:

صفحہ 12: بسم اللہ الرحمن الرحیم سے صفحہ 13: وھویرید العدوان من بعد تک۔

اس کے بعد صفحہ 17 پر ان کے اس قول: یامولانا الفاضل الحسن الشمائل سے ان کی آخری اجازت الحمد للہ رب العلمین صفحہ 23 تک۔

بیشک (الاجازات المتینہ میں) جو مجھے اجازتیں ملی ہیں اور مولانا شیخ عارف محمد عبد الحق مکی وغیرہ مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے جو اجازتیں دی ہیں ان سب کی ان شرائط پر جو اس کے مقام پر مذکور ہیں، اپنی اولاد اور قریبی لوگوں میں سے اہل افراد کو اجازت دیتا ہوں، اے اللہ! تو ہم سے اس کو قبول فرما بیشک تو ہی سب سے بہتر سننے اور جاننے والا ہے اور اللہ پاک درود وسلام نازل فرمائے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کی عزت والی آل پر۔

www.dawateislami.net

اپنے پروردگار کا محتاج اوڈھر وال ضلع جہلم[1] کے رہائشی محمد نور سنی حنفی قادری نے 23رجب1332ھ ہجری کو اسے اپنے قلم سے لکھا ہے، اللہ پاک نیکیوں کا حکم فرمانے والے اور برائیوں سے روکنے والے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے اس سے راضی ہو۔[2]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یہ اجازت ذیقعدۃ الحرام 1331ھ مطابق اکتوبر 1913ء کے بعد 23رجب1332ھ مطابق 17جون 1914ء سے پہلے حاصل ہوئی۔

علمی مقام اور علما سے روابط

آپ عالمِ جلیل، مفتیِ اسلام، صوفیِ باصفا، شاعر اور مصنف تھے۔ عربی، اردو اور پنجابی نظم ونثر میں کامل دسترس تھی، آپ کے کئی فتاویٰ اس وقت کے مشہور ہفت روزہ سراجُ الاخبار[3] میں شائع ہوئے۔[4]

علمائے اہلسنت سے عربی میں مراسلت بھی فرماتے تھے۔ جن علما سے آپ کا رابطہ تھا

---

1 موجودہ ضلع چکوال پہلے ضلع جہلم میں شامل تھا۔ 1985ء میں ضلع چکوال بنایا گیا تو اوڈھر وال ضلع چکوال میں آگیا۔

2 مخطوط الاجازات المتینہ، مخطوط کے سرورق کی مطلوبہ عبارت کی تکمیل اور اس کا ترجمہ محقق اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کراچی مولانا حافظ کاشف سلیم عطاری مدنی صاحب نے کیا ہے، راقم اِس پر اُن کا شکر گذار ہے۔ ابوماجد عطاری

3 ہفت روزہ سراج الاخبار(1885ء تا1917ء): صاحب حدائق الحنفیہ حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃُ اللہِ علیہ (25اکتوبر1916ء/27ذوالحجہ1334ھ)نے 1302ء کو اپنے مطبع سراج المطابع جہلم سے ہفتہ وار اخبار سراج الاخبار جاری کیا، اس کی اشاعت کچھ انقطاع سے کم وبیش سولہ (16)سال جاری رہی۔ اس کے مدیر غازی اسلام، مناظر اہل سنت حضرت مولانا کرم الدین دبیر سیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات 17جولائی1946ء/17شعبان1365ھ) تھے۔(رد قادیانیت اور سُنی صحافت، 1/37، 46، 61)

4 سراج الاخبار، 6فروری 1915ء، ص17

ان میں سے حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ گولڑوی[1]،

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری[2]،

صدرُ الافاضل علامہ نعیمُ الدّین مراد آبادی[3] اور حضرت علامہ فیضُ الحسن فیض[4]

❶ قبلۂ عالم، تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہِ علیہ کی ولادت 1275ھ میں گولڑہ شریف (اسلام آباد، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور 29 صفر 1356ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار گولڑہ شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ جید عالمِ دین، مرجعِ علما، شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف، مجاہدِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور عظیم و مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔

(مہرِ منیر، ص61، 335... فیضانِ پیر مہر علی شاہ، ص4، 32)

❷ امیرِ ملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری رحمۃ اللہِ علیہ حافظ قرآن، عالمِ باعمل، شیخ المشائخ، مسلمانانِ برِّ عظیم کے متحرک راہنما اور مرجعِ خاص وعام تھے۔ ایک زمانہ آپ سے مستفیض ہوا، پیدائش 1257ھ میں ہوئی اور 26 ذیقعدہ 1370ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص113 تا 117)

❸ صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ حافظ سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رحمۃ اللہِ علیہ کی ولادت 1300ھ مُرادآباد (ہند) میں ہوئی اور آپ نے 18 ذوالحجہ 1367ھ کو وفات پائی۔ دینی عُلوم کے ماہِر، شیخ الحدیث، مُفسِّرِ قراٰن، مُناظِرِ ذیشان، مُفتیِ اسلام، درجن سے زائد کُتُب کے مصنف، قومی رَہنما و قائد، شیخِ طریقت، اسلامی شاعر، بانیِ جامعہ نعیمیہ مُرادآباد، اُستاذُ العُلَماء اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے تھے۔ کُتُب میں تفسیر خزائنُ العِرفان مشہور ہے۔ (حیات صدرالافاضل، ص9 تا 19)

❹ علامۂ زمن حضرتِ مولانا فیض الحسن فیض رحمۃ اللہِ علیہ کی ولادت 1300ھ کو بھیں چکوال کے علمی گھرانے میں ہوئی اور جمادی الاولیٰ 1347ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بہترین عالم دین، عربی ادیب وشاعر، مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور، استاذ العلماء اور کئی عربی کتب کے مترجم ہیں۔ امیر حزب اللہ حضرت پیر سید فضل شاہ جلالپوری رحمۃ اللہِ علیہ آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔ (تذکرۂ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، 83)

www.dawateislami.net

رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتاب شائع ہوتی وہ بریلی شریف سے آپ کو بھیج دی جاتی تھی۔[2]

صدرُ الافاضل علامہ نعیمُ الدّین مرادآبادی نے آپ کو جو مکتوب روانہ کیا وہ پیر زادہ عابد حسین صاحب کی بہاؤالدین زکریا لائبریری چکوال میں محفوظ ہے۔ اسے مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی صاحب نے مکاتیب صدر الافاضل کے صفحہ 104 پر شائع کیا ہے جبکہ صفحہ 103 پر آپ کا جو مختصر تعارف تحریر کیا ہے۔ اس مکتوب کو من وعن شامل کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی... اما بعد فمن العبد المعتصم بحبل المتین المتمسك بذیل سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیه وسلامه الی حضرت الفاضل الکامل قدوۃ الاکابر والاماثل مولانا المولوی محمد نور صانه اللہ الغفور عن الفتن والشرور فاشر و ناشر و کالروض الازھر زاہ وزاھر۔ لقد جاء کتابك وحصل خطابك وارسلت الیك رسالتی المسماۃ بفرائد النور فی الجرائد علی القبور بتوسط بوسطه فالمرجو من جنابك ان لا تنسانا من الرجعة والسلام خیر ختام۔ محمد نعیم الدین۔ 9 جمادی الاولی سنه 1329ھ۔[3]

سیرت وعادات

آپ جید عالم ومفتی، مصنف وشاعر ہونے کے ساتھ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سچے عاشق، صوفی باصفا، صالح کردار کے مالک، شرم وحیا کے پیکر اور وضع قطع میں قرآن

1 تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، 120

2 تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، 45

3 مکاتیب صدر الافاضل، ص 103، 104

www.dawateislami.net

وسنّت کے پابند تھے۔[1]

خدمات دین، تصنیف و تالیف

آپ نے اپنی زندگی کو علمِ دین کے حصول اور اس کی اشاعت کے لیے وقف کررکھا تھا۔ آپ نے عربی، اردو اور پنجابی میں نظم و نثر پر مشتمل 15 کتب تصنیف کیں، جن کے نام یہ ہیں:

(1)دفع الجهال عن تكرار الجماعة (عربی)

(2)دفع الجهال عن تكرار الجماعة (اردو)

(3)المباحثة المعدة قضاء السنة قبل الجمعة (اردو)

(4)ردّ الشهاب على المفترى الكذاب (اردو)

(5)المورد الروى فى المولا النبى (پنجابی منظوم)

(6)المراة الحليه للحلية النبوية (پنجابی، منظوم)

(7)سلوك اكمل السبيل يا التوجه الى افضل الرسول (پنجابی، منظوم)

(8)احسن النغم فى مدح الغوث الاعظم (پنجابی منظوم)

(9)الخزى المزيد لمن هو مداح الوهابى الرشيد (اردو، مطبوعہ)

(10)التوضيحات لما فى اشعة اللمعات (عربی)

(11)قول الكلم فى ظهر الجمعة (عربی مسودہ)

(12)النير الوضى فى علم النبى (عربی مسودہ)

(13)قهد الاهوتى على قاسم النانوتى (عربی مسودہ)

1 تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 121

www.dawateislami.net

(14)ضرب الحدید علی راس الرشید (عربی مسودہ)

(15)الدود الجلیل لتاویلات الذلیل (عربی مسودہ)۔[1]

شادی واولاد

آپ کی شادی موضع چکوڑہ(ضلع چکوال)کے ایک علمی خاندان میں ہوئی۔ آپ کے سسر مولانا صابر دین صاحب علاقے کے اچھے علماء میں سے تھے۔شادی کے بعد آپ مستقل چکوڑہ میں رہائش پذیر ہوگئے۔ آپ کے اکلوتے بیٹے حضرت مولانا قاضی حکیم احمد نور چکوڑوی طب وحکمت میں مشہور اور آپ کے علمی جانشین تھے۔

پیشے کے اعتبار سے آپ زمیندار تھے اور جامع مسجد چکوڑہ میں امامت کرتے تھے۔ قاضی احمد نور صاحب کے دو بیٹے حضرت مولانا حکیم قاضی محمد فاروق اور قاضی احسان الحق اور ایک بیٹی ہیں۔ اول الذکر قاضی محمد فاروق بہترین حکیم اور جامع مسجد چکوڑہ کے امام ہیں۔ قاضی محمد فاروق کے دو بیٹے قاضی محمد حامد اور قاضی نعمان الحق ہیں۔ قاضی حامد صاحب ہانگ کانگ میں ہوتے ہیں جبکہ قاضی نعمان الحق پی آئی اے میں ملازمت کرتے

---

(1) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص120

خاندان کی زیادہ تر معلومات قاضی محمد نذیر صاحب نے دی ہیں۔یہ بھی قاضی محمد نور قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے خاندان کھوٹ قریش سے ہیں۔ قاضی نذیر صاحب کی پیدائش 1966ء میں چکوڑہ، ضلع چکوال میں ہوئی۔ انہوں نے عربی اسلامیات اور ایجوکیشن میں ماسٹر کی ڈگریاں حاصل کیں اور معلمی کے پیشے سے وابستہ رہے۔ آپ نے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی اسکول چکوال، گورنمنٹ اسکول اوڈھروال، گورنمنٹ اسکول مونا اور گورنمنٹ اسکول مرید میں خدمات سرانجام دیں اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔اس وقت آپ مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ان کے دو بیٹے ہیں۔بڑے بیٹے قاضی محمد سراج منیر پی ٹی سی ایل میں ملازمت کرتے ہیں، جبکہ دوسرے بیٹے محمد محسن علی اسلام آباد میں ایم فل کررہے ہیں اور المصطفیٰ ٹرسٹ میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

www.dawateislami.net

ہیں۔ قاضی محمد فاروق صاحب کے دوسرے بیٹے قاضی نعمان الحق کے دو بیٹے قاضی سراج المنیر اور قاضی محمد اسد ہیں، یہ دونوں بھی ملازمت پیشہ ہیں۔[1]

وفات ومدفن

1914ء کے آخر اور 1915ء کے شروع میں چکوال میں طاعون کی بیماری پھیل گئی، گھر کے گھر ویران ہوگئے، آپ کا وصال اسی طاعون کی بیماری میں صفرُالمظفر یا ربیعُ الاول 1333ھ مطابق جنوری 1915ء[2] کو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے ہوا، آپ کے خاندان کی چھ عورتیں بھی اسی دن فوت ہوئیں، سب کا جنازہ اکٹھا ہوا۔[3]

آپ کو قبرستان میاں صاحب باباعبد الشکور رحمۃُ اللہِ علیہ موضع اوڈھروال[4] میں دفن کیا گیا۔ جہاں آج بھی آپ کا مزار موجود ہے۔[5]

آپ کے انتقال کی خبر ہفت روزہ سراج الاخبار، 8 فروری 1915ء میں شائع ہوئی، جسے محترمی محمد ثاقب رضا قادری نے اخبار الوفیات (1870تا1970) میں خلیفہ اعلیٰ

---

❶ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص122

❷ آپ کے مزار کے کتبے پر وفات کی تاریخ 1914ء لکھی ہوئی ہے جو کہ درست نہیں، کیونکہ سراج الاخبار، 6 فروری 1915ء میں آپ کی وفات کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے صفر المظفر یا ربیع الاول 1333ھ مطابق جنوری 1915ء کو وصال فرمایا۔

❸ سراج الاخبار، 8 فروری 1915ء، ص17

❹ حضرت میاں صاحب باباعبد الشکور رحمۃُ اللہِ علیہ اڈھروال کی علمی وروحانی شخصیت، باکرامت ولی اللہ، عوام وخواص کے مرجع اور صاحب کرامت بزرگ تھے، انھوں نے گیارہویں صدی ہجری میں اس گاؤں میں دینی مدرسہ قائم فرمایا جو اب بھی موجود ہے، اس سے ایک زمانہ مستفیض ہوا۔ ان کا مزار مرجع خاص وعام ہے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص55)

❺ تاریخ الدولۃ المکیہ، ص68

www.dawateislami.net

حضرت فاضل بریلوی، قاضی محمد نور چکوڑی (چکوال) کے عنوان سے ذکر کیا ہے:

"علاقہ چکوال میں پلیگ" کے عنوان سے مدیر سراج الاخبار لکھتے ہیں: علاقہ چکوال میں اس وقت پلیگ (طاعون) نے وہ غضب برپا کر رکھا ہے کہ الامان!!! یوں تو ایسا کوئی ہی گاؤں ہو گا جہاں اس کا منحوس قدم نہ پہنچا ہو لیکن بعض دیہات کا تو بالکل صفایا ہو گیا ہے۔ موضع چنال ایک چھوٹا سا گاؤں ہے وہاں گھروں کے گھر خالی ہو گئے۔ موضع چکوڑہ، چکوال سے دو اڑھائی میل مغرب کی جانب ایک بہت چھوٹا موضع ہے جس میں اڑھائی سو کے قریب آدمی پلیگ کا شکار ہو کر فوت ہو گئے ہیں۔ اس گاؤں میں ایک حافظ صاحب بڑے بااَیمن اور متبرک شخص تھے وہ خود بھی فوت ہو گئے اور ان کے گھر کے کل آدمی بھی فوت ہو گئے۔ دو ہزار روپیہ نقد اور بہت سے زیورات اور پار چات (ملبوسات، کپڑے) اور اثاثہ چھوڑ گئے جن کا یہاں کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے۔ ایک بھتیجا ان کا کشمیر میں رہتا ہے اس کو تار دیا گیا ہے جو اب تک نہیں آیا۔

اسی طرح قاضی محمد نور یہاں کے ایک صالح نوجوان عالم تھے جنہوں نے اس نوجوانی میں دو حج بھی کیے تھے، کئی دفعہ ان کے مضامین اور فتوے سراج الاخبار میں بھی شائع ہوتے رہے۔ وہ بھی اس بیماری سے کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے انتقال کر گئے اور اسی روز ان کے گھر کی چھ مستورات (خواتین) کے جنازے بھی ان کے جنازے کے ساتھ ہی نکلے۔ ایسے کئی گھر اس موضع کے ہیں جو بالکل مقفل ہو گئے ہیں۔ ابھی دن بدن ترقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس بلائے بے درمان کو جلد ملک سے دفع فرمائے اور اپنے بندوں پر رحم کرے۔ آمین۔ سراج الاخبار، 8 فروری 1915ء[1]

1 اخبار الوفیات، ص 205، 206

www.dawateislami.net

علامہ محمد نور قادری صاحب کے مزار پر حاضری کے احوال

راقم کچھ سالوں سے خلفا وتلامذہ اعلیٰ حضرت کی معلومات، ان کے وابستگان سے ملاقات اوران کے مزارات کی زیارات میں مصروف ہے، حضرت علامہ مفتی قاضی محمد نور قادری صاحب کے بارے میں سب سے زیادہ معلومات مصنفِ کتب کثیرہ و منتظم اعلیٰ بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال پیر زادہ عابد حسین شاہ صاحب[1] سے حاصل ہوئیں، ان سے ملاقات کا اشتیاق رہا، چند رفقاء کے ہمراہ ان سے دو ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ ایک سفر جو راولپنڈی سے مشہور پنجابی صوفی شاعر محمد بخش قادری[2] کے شہر کھڑی شریف اور میرپور کشمیر تک ہوا جس میں برادرِ اسلامی محمد حماد عطاری اور محمد خورشید عطاری

---

❶ پیر زادہ عابد حسین شاہ صاحب، یادگار اسلاف حضرت مولانا پیر انور حسین شاہ رحمۃ اللہِ علیہ (بانی بہاءُ الدین زکریا لائبریری وسابق امام ومدرس جامع مسجد حنفیہ رضویہ چھونبی ضلع چکوال) کے بیٹے اور علمی جانشین ہیں، آپ عمدہ علمی و تحقیق ذوق کے حامل، اردو وعربی ادب سے آشنا، صحافتِ عرب کا گہرائی سے مطالعہ کرنے والے، تراجم علمائے عرب و عجم سے خوب واقف اور حُسنِ اخلاق کے مالک ہیں۔ طویل مدت عرب شریف میں گزاری، یہاں کے اہل علم سے ذاتی مراسم اور رابطے ہیں، 20 سے زیادہ کتب ومضامین کے مصنف ہیں، کتب میں تاریخ الدولۃ المکیۃ، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ، محدث حجاز اور سعودی صحافت اور تذکرہ سنوسی مشائخ اہم ہیں۔ آج کل چکوال میں رہائش پذیر ہیں۔ راقم کئی مرتبہ ان سے ملاقات کر چکا ہے۔

(مزید دیکھئے: ماہنامہ سوئے حجاز دسمبر 2020ء، ص 59... دمشق کے غلایینی علماء، ص 76)

❷ رُومیِ کشمیر، صاحبِ سیفُ المُلوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہِ علیہ عالمِ دین، مُصنِّف، پنجابی شاعر اور ولیِ کامل تھے، آپ 1246ھ کو موضع چک بہرام (ضلع گجرات) پاکستان میں پیدا ہوئے اور 7 ذوالحجہ 1324ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کھڑی شریف (ضلع میرپور) کشمیر میں مرجعِ خاص وعام ہے۔ تقویۃ الایمان کے جواب میں آپ نے ردوہابیت ہدایت المسلمین کتاب بھی تصنف فرمائی جو پنجابی زبان میں اور منظوم ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/455 تا 469)

www.dawateislami.net

صاحب[1] میرے ہمراہ تھے، یہ 7 جنوری 2016ء (27 ربیع الاول 1437ھ) کی خوشگوار صبح تھی، خورشید بھائی نے پُر تکلف ناشتہ کروایا، انہی کی گاڑی میں راولپنڈی سے بذریعہ موٹروے چکوال کے لیے روانہ ہوئے، غالباً دو گھنٹے میں چکوال پہنچ گئے، پیرزادہ عابد صاحب انتظار میں تھے، مرکزی ڈاکخانہ چکوال کے قریب حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد الازہری صاحب[2] کی مسجد حسینیہ حنفیہ میں ڈاکٹر صاحب اور عابد صاحب سے ملاقات ہوئی، الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ کا علامہ محمد نور صاحب کا وہ ذاتی نسخہ دیکھا جو انہیں اعلیٰ حضرت سے حاصل ہوا تھا۔

اس کے بعد ایک اسکول میں جانا ہوا، وہاں کے ایک ٹیچر مولانا حافظ محمد نذیر صاحب[3] سے ملاقات ہوئی جو چکوڑہ کے رہنے والے تھے، یہیں علامہ قاضی محمد نور

---

1. برادران اسلامی محمد حماد عطاری اور محمد خورشید عطاری راولپنڈی کے رہنے والے ہیں، ماشاء اللہ الکریم دونوں دعوت اسلامی سے منسلک، مبلغ اور متبع سنت ہیں۔ اول الذکر دعوت اسلامی کے کئی عہدوں پر فائز رہے، اس وقت دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں پاکستان کے رکن اور راقم الحروف کے مدد و معاون ہیں۔
2. حضرت مولانا ڈاکٹر حافظ عبد الواحد الازہری صاحب کی پیدائش رمضان 1382ھ مطابق 1963ء کو موضع ورول (یونین کونسل، ضلع چکوال) نزد بھگوال میں ہوئی۔ حفظ و درس نظامی کی تکمیل چکوال سٹی، راولپنڈی اور بھیرہ شریف سے کی، 1991ء کو جامعۃ الازہر، قاہرہ مصر میں داخلہ لیا، وہاں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں لیں اور 2003ء میں واپسی ہوئی، اس کے بعد پاکستان آئے اور بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد میں پروفیسر ہوئے، آپ جامعہ سعیدیہ غوثیہ (متصل جامعہ مسجد حسینیہ حنفیہ مرکزی ڈاکخانہ چکوال) اور دیگر مدارس کے بانی و سرپرست ہیں۔ راقم ان سے شرف ملاقات پاچکا ہے۔ (ڈاکٹر عبد الواحد ازہری، تعارف اساتذہ ومشائخ، ص7، 8)
3. مولانا حافظ محمد نذیر صاحب کا تعارف صفحہ 22 پر حاشیہ میں بیان ہوچکا ہے۔

www.dawateislami.net

قادری صاحب کی بیاض کی زیارت کی، ان کے ہمراہ چکوڑہ گاؤں جانا ہوا، علامہ محمد نور صاحب کے خاندان کے کئی افراد سے ملاقات ہوئی اور علامہ صاحب کا ذکر خیر ہوتا رہا۔ علامہ صاحب کی مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا حکیم قاضی محمد فاروق صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو علامہ صاحب کے پوتے ہیں۔ ان کے ساتھ چکوڑہ قبرستان میں آپ کے مزار پر انوار کی زیارت وفاتحہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہمیں کھڑی شریف میں ہونے والے اجتماع میں پہنچنا تھا اس لیے بعدِ ظہر وہاں سے روانہ ہوئے۔ راستے میں شدید بارش اور چکوال تا جی ٹی روڈ راستے کی خرابی کی وجہ سے تاخیر ہوگئی، جب کھڑی شریف پہنچے تو بارش کا سلسلہ جاری تھا، بعدِ نماز مغرب ہفتہ وار اجتماع میں بیان کرنے کی سعادت ملی۔ اس کے بعد کھانا کھایا اور میرپور کے لیے روانہ ہو گئے اور ایک گھنٹے میں وہاں پہنچ گئے، مقامِ قیام پر پہنچ کر حماد بھائی اور خورشید بھائی راولپنڈی روانہ ہوگئے۔ اللہ پاک علامہ قاضی محمد نور قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی تربت پر رحمت ورضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ان کے وسیلے سے ہماری مغفرت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

ماخذ ومراجع

1. اخبارالوفیات(1870ء تا1970ء)محمد ثاقب رضا قادری۔ورلڈ ویو پبلشرز لاہور2024مطابق1446ھ
2. الاعلام للزرکلی، خیر الدین زرکلی متوفی1976ء،دار العلم للملایین2002ء
3. انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام،صاحبزادہ مقصود احمد صابری،عبد اللہ اکیڈمی لاہور2015ء
4. انوارِ قطبِ مدینہ، خلیل احمد رانا،مرکزی مجلس رضا لاہور،1408ھ
5. براہین قاطعہ،پس منظر،مندرجات،ردِ عمل،عابد حسین پیرزادہ، مسلم کتابوی لاہور1438ھ
6. تاریخ الخلفاء،علامہ جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ،قدیمی کتب خانہ کراچی،
7. تاریخ الدولۃ المکیہ،عبد الحق انصاری،بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال 1427ھ
8. تاریخِ مدینہ دمشق،علامہ ابن عساکر499ھ،دار الفکر بیروت،1416ھ
9. تاریخِ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ،میاں محمد صادق قصوری متوفی2020ء،زاویہ پبلشرز لاہور2004ء
10. تذکرہ اعلیٰ حضرت للہی مترجم،پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی،مکتبہ نور رسالت لاہور1986ء
11. تذکرہ اکابرِ اہلسنت،علامہ عبد الحکیم شرف قادری،متوفی 1428ھ،شبیر برادز لاہور1404ھ
12. تذکرہ علماء ومشائخ سرحد،علامہ محمد امیر شاہ قادری متوفی2004ء،مکتبہ الحسن،یکہ توت پشاور1964ء
13. تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال،علامہ حافظ عبد الحلیم نقشبندی،ناز کو پرنٹرز راولپنڈی1997ء
14. تقاریظ امام احمد رضا،سید صابر حسین شاہ بخاری،اکبر بک سیلرز لاہور،1434ھ
15. جواہر البھار فی فضائل النبی المختار مترجم۔مولانا محمد صادق علوی، مولانا احمد دین توگیروی، علامہ غلام رسول رضوی،علامہ ذوالفقار علی چشتی۔ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 2013
16. حیات اعلیٰ حضرت،علامہ ظفر الدین بہاری،مکتبہ رضویہ، آرام باغ،کراچی

www.dawateislami.net

17. حیات صدر الافاضل، مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی متوفی 1391ھ۔ فرید بک سٹال لاہور 1421ھ

18. دمشق کے غلا یینی علماء، عبد الحق انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال 1432ھ

19. ڈاکٹر عبد الواحد ازہری، تعارف اساتذہ ومشائخ، عابد حسین شاہ پیرزادہ، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال 1446ھ

20. رد قادیانیت اور سُنی صحافت، محمد ثاقب رضا قادری، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور 2014

21. شواھد الحق، شیخ یوسف نبہانی، متوفی 1350ھ، مرکز اہل السنۃ برکات رضا، گجرات، ہند

22. العبر فی خبر من غبر، شیخ محمد بن احمد ذہبی 748ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1405ھ

23. علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، مولانا محمد شہاب الدین رضوی، رضا اکیڈمی ممبئی 1417ھ

24. فیضانِ پیر مہر علی شاہ، المدینۃ العلمیہ، مکتبۃ المدینہ کراچی

25. گوجر خان کے سہر وردی مشائخ، حسن نواز شاہ، مخدومہ امیر جان لائبریری نڑالی، گجر خان، راولپنڈی 2013ء

26. ملفوظات اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفی رضا خان متوفی 1402ھ، مکتبۃ المدینہ کراچی 1434ھ

27. مہرِ منیر، مولانا فیض احمد گولڑوی، آستانہ گولڑہ شریف 1425ھ

28. نگر نگر پنجاب، اسد سلیم شیخ، فکشن ہاؤس لاہور 2016ء

www.dawateislami.net

فیضانِ دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کے بارے میں
جاننے کے لیے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا خصوصی شمارہ

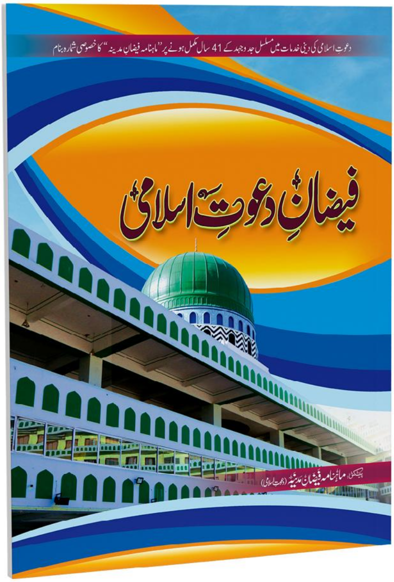

یہ شمارہ اس QR-Code کے ذریعے ڈاؤنلوڈ کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی
ویب سائٹ وزٹ کیجئے
www.dawateislami.net